الحمد لولیه والصلوۃ والسلام علی نبیه اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

محترم مفتی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب محترم مفتی صاحب انگلیوں سے تسبیحات گننے کا مسئلہ درپیش ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ :

عن یسیرۃ قالت قال لنا رسول اللہ ﷺ: "علیکن بالتسبیح والتہلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ" (رواہ الترمذی وابو داؤد)

مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ نے مستورات کو انگلیوں کے پوروں سے تسبیحات گننے کا حکم فرمایا ہے اب اس گننے اور شمار کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے یعنی کس طرح گنا جائے جبکہ :

عوام میں یہ طریقہ رائج ہے کہ ہر انگلی کے تین پوروں سے ذکر کرتے ہیں اور اسی طرح ایک ہاتھ میں یہ گنتی ۳۳ کے عدد تک پہنچ جاتی ہیں۔

لیکن دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ جس کی طرف اس حدیث میں اشارہ فرمایا گیا ہے :

عن ابن عمر قال "کان رسول اللہ ﷺ اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبته الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبته الیمنی وعقد ثلثة وخمسین واشار بالسبابة ." (رواہ مسلم)

اس مذکورہ حدیث میں ہاتھ کی ایک خاص گنتی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اس وقت عرب میں رائج تھی جبکہ جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ ٹاؤن کراچی کے ایک سابق مدرس مفتی عتیق الرحمٰن شہیدؒ نے عقد انامل کے نام سے ایک رسالہ لکھ کر اس طریقہ تسبیح کو مسنون قرار دیا ہے۔

اب ہمیں یہ پوچھنا ہے کہ آیا تسبیحات کی گنتی کے لیے یہ دونوں طریقے مسنون ہے یا صرف یہ آخری طریقہ یا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے، شریعتِ مطہرہ کی طرف سے اس میں کوئی پابندی نہیں۔ مدلل جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

بینوا توجروا جزاکم اللہ

المستفتی

ابو محمد حماد جمیل عفی عنه

یار حسین (صوابی)

03122016331

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۶۷/۳۷
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

تسبیحات دونوں ہاتھوں سے شمار کرنا ممنوع نہیں ،البتہ دائیں ہاتھ سے شمار کرنا بہتر ہے، کیونکہ روایت سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ دائیں ہاتھ سے تسبیحات شمار کرتے تھے، اور اچھے کاموں مثلاً کھانا کھانے وغیرہ کے لئے بھی دایاں ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔ (ماخذہ تبویب ۱۵۷۴/۷)

جہاں تک سوال میں مذکور روایت اور عقدِ انامل کی بات ہے تو اس سلسلے میں مختصراً یہ سمجھ لی جائے کہ حدیث شریف میں انگلیوں پر تسبیح و تہلیل کرنے کی ترغیب آئی ہے، جیساکہ سوال میں مذکور روایت ہے کہ: "واعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات الخ" (مشکوٰۃ ۲۰۲) یعنی (انگلیوں کے) پوروں کے ذریعہ گنتی کیا کرو کیونکہ ان پوروں سے آخرت میں سوال کیا جائے گا اور ان سے کلام کروایا جائے گا۔

واضح رہے کہ ہاتھ پر تسبیح و تہلیل کی گنتی کا جو طریقہ عہد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام میں متعارف تھا اس میں چونکہ ننانوے کی عدد تک دائیں ہاتھ کی انگلیاں استعمال ہوتی ہیں، اسکے بعد سو اور ہزار کے لیے بائیں ہاتھ کی انگلیاں استعمال ہوتی ہیں، اس لیے اس طریقہ میں گنتی کے اعتبار سے بالعموم دایاں ہاتھ ہی استعمال ہوگا، سو/۱۰۰ کے عدد تک بائیں ہاتھ کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی، اس طریقہ کو سیکھنا اور اسکے مطابق عمل کرنا مستحب ہے، البتہ اس کے علاوہ جو طریقے ہیں وہ بھی جائز ہیں مگر ان میں بھی دائیں ہاتھ پر تسبیح کرنا ہی بہتر ہے۔

"ابوداود" میں روایت ہے کہ:

" عن عبد الله بن عمرو قال رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد التسبيح قال ابن قدامة بيمينه" (ابوداود: ص/۲۱۰)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ سے تسبیح کرتے ہوئے دیکھا، ابنِ قدامہؒ راوی کہتے ہیں کہ یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے"

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شانه كله: في طهوره وترجله وتنعله-(متفق على ۵:۴۶)

اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ حتی الامکان اپنے تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے (مثلاً) اپنی طہارت میں، اپنی کنگھی کرنے میں، اپنا جوتا پہننے میں۔

ایک اور روایت ہے،

دار الافتاء

وعن عائشة قالت: كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمني لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من أذى. رواه أبو داود(مشكوة:۴۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ کا داہنا دستِ مبارک وضو کرنے اور کھانے کے لیے تھا اور بایاں ہاتھ استنجا اور ہر مکروہ کام کے استعمال کے لیے تھا۔(۱۳/۹۸۱)

فی المشکوۃ(۲۰۲)

وعن يسيرة رضي الله عنها وكانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: " عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن مسؤولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسين الرحمة ". رواه الترمذي وأبو داود

فی المرقاۃ:(۲/۳۶۳)

وصح أنه عليه السلام كان يعقد التسبيح بيمينه وورد أنه قال واعقدوه بالأنامل فإنهن مسؤلات مستنطقات

فی المشکوۃ:(۴۶)

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله: في طهوره وترجله وتنعله...

واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم/شعبان المعظم/۱۴۴۰ قمری

7/اپریل/ 2019 شمسی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم/ شعبان المعظم /۱۴۴۰ قمری

07/ اپریل/2019 شمسی